گاہے گاہے باز خواں

مرتب: سید محمد کفیل بخاری

تمہارے ہر سوال کا جواب قرآن میں موجود ہے

امیر شریعت نے قرآن کی تلاوت شروع کی اور پیر مرید دونوں قدموں میں آ گرے

۱۹۳۸ء کا زمانہ ہے۔ محلہ لال جہانیاں ملتسبی شہر (ضلع وہاڑی) کے احاطہ قبرستان میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے عقیدت مندوں اور ارادت کیشوں نے تبلیغی جلسہ کا اہتمام کیا ہے۔ زمینداروں اور جاگیرداروں کا علاقہ، جعلی پیروں اور اندھے مریدوں کی شکارگاہیں اس پر مستزاد شاہ جی کی آمد اور تقریر اسے سہ آتشہ ہی کہہ سکتے ہیں۔ ایسے ماحول میں شاہ جی کی تقریریں جاگیرداروں کے ظلم، اور پیرانِ درہم و دینار پر گرزِ ابر شکن سے کم نہ ہوتی تھیں۔ تقریر کا اعلان سنتے ہی یہ لوگ احتیاطی تدابیر سوچنے لگے۔ چنانچہ علاقہ کے پیر مولوی سید کریم حیدر شاہ نے اپنے ایک مرید محمد شعبان کمہار کو تیار کیا کہ جونہی شاہ جی تقریر شروع کریں تم کھڑے ہو کر سوال جڑ دینا ''آپ رسالت، معراج، اولیاء اور درباروں کے منکر ہو؟ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس سوال پر شاہ جی کے عقیدت مند اٹھ کھڑے ہوئے اور مخالف بھی، ارادت مند سائل پر غضبناک ہوئے اور مخالف خوشی سے غل غپاڑہ کرنے لگے۔ مجمع میں ایک ارتعاش پیدا ہوا اور اکثریت سائل پر مشتعل ہو گئی۔ پولیس ''شعبان'' کی گرفتاری کے لئے جلسہ گاہ میں پہنچ گئی۔ اسی شور و غل میں یکایک ایک نعرۂ مستانہ بلند ہوا، دلوں کو ہلانے والی گرجدار صدا سنی گئی، شاہ جی پورے جلال کے ساتھ فرما رہے تھے۔

''لوگو! بیٹھ جاؤ، میں دیدۂ بینا رکھتا ہوں۔ جس شخص نے مجھ سے سوال کیا ہے اس کا جواب صرف میرے ذمہ ہے آپ کے نہیں۔ اگر آپ لوگ خاموش ہو کر نہ بیٹھے تو میں تقریر کئے بغیر چلا جاؤں گا۔''

اس کے ساتھ ہی فضا پرسکون تھی، لوگ گوش برآواز اور شاہ جی ان سے مخاطب۔ آپ نے محمد شعبان کو سٹیج پر بلایا اور میز پر بٹھا دیا۔

پھر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر فرمایا!

"میرا موضوع تو کچھ اور تھا مگر "شعبان" تم جانتے ہو۔ فقیر کے میکدے کی روایت ہی کچھ اور ہے۔ یہاں صراحی، مینا اور جام تشنہ لبوں کے منتظر اور ساقی فیاض ہے۔ آج تمہیں نہ مناؤں تو لوگ مجھے کیا کہیں گے ؟"

شاہ جی نے ان جملوں کے بعد سائل سے فرمایا

"دیکھو! تم میرے مسلمان بھائی ہو آؤ میں تمہیں قرآن سناؤں"۔

مختصر خطبہ کے بعد آپ نے سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی چار آیات اس انداز میں تلاوت فرمائیں کہ میز پر بیٹھے ہوئے محمد شعبان پر بے خودی اور وجد کی کیفیت طاری ہوگئی پھر سورۂ نجم کی تلاوت شروع کی تو شعبان میز سے زمین پر آگرا۔ اور جب فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى پر پہنچے تو پیر مرید دونوں زمین پر بے خود پڑے تھے۔ پیر اپنے مرید کے سوال پر ہونے والا تماشہ دیکھنے کے لئے سٹیج کے قریب ہی جلسہ گاہ میں موجود تھا۔ کچھ دیر بعد حواس بحال ہوئے تو تقریر ختم ہو چکی تھی اور رات بیت چکی تھی مؤذن کی پکار کفر و شرک کی تاریکیوں کو چیرتی ہوئی مؤمنوں کو بیدار کر رہی تھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، پیر مرید دونوں شاہ جی کے قدموں پر گر پڑے۔ شاہ جی نے فرمایا

"یہ سر صرف اللہ کی بارگاہ میں جھکاؤ اس لئے کہ عظمتِ آدم محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی ذاتِ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے سامنے سربسجود ہیں"۔

پیر نے کہا! شاہ جی مجھے معاف کر دیں۔ میں آپ کو غلط سمجھتا تھا مگر آپ نے قرآن سنا کر مجھے غلط ثابت کر دیا ہے۔

مرید نے کہا! مجھے بھی معاف کر دیں۔ میں تو پیر کے اکسانے پر سوال کے لئے کھڑا ہوا۔ شاہ جی نے فرمایا! جاؤ قرآن پڑھو، قرآن سنو، قرآن سناؤ اور قرآن کی دعوت کو گھر گھر پہنچاؤ۔ تمہارے ہر سوال کا جواب قرآن میں موجود ہے۔

شاہ جی کی تبلیغی جد و جہد سے بھرپور زندگی کے بے شمار واقعات ہیں جو صفحۂ قرطاس پر نہیں دلوں میں محفوظ ہیں۔

یہ واقعہ حافظ شمس الدین صاحب (ساکن چک نمبر ۵ /۷۰ ۶۹ وہاڑی) کی روایت ہے ان کے بقول مولوی سلطان محمود صاحب اور مولوی غلام قادر صاحب بھی اس منظر کے عینی شاہد اور جلسہ میں موجود تھے۔ جو اب بھی بحمد اللہ حیات ہیں۔

بقیہ صہ ۶۳

---

(۱) میں حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میرا قادیانی یا لاہوری مرزائیوں سے کوئی تعلق نہیں۔

(۲) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اُن کے بعد کوئی نبی آیا ہے نہ آئندہ آئے گا۔

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی کذاب، دجال، کافر و مرتد اور دھوکے باز تھا اور جھوٹا مدعی نبوت تھا۔

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، مصلح، مجدد، مسیح موعود یا شریف آدمی ماننے والے کافر و مرتد ہیں۔